تعارف

مجدد الفِ ثانی

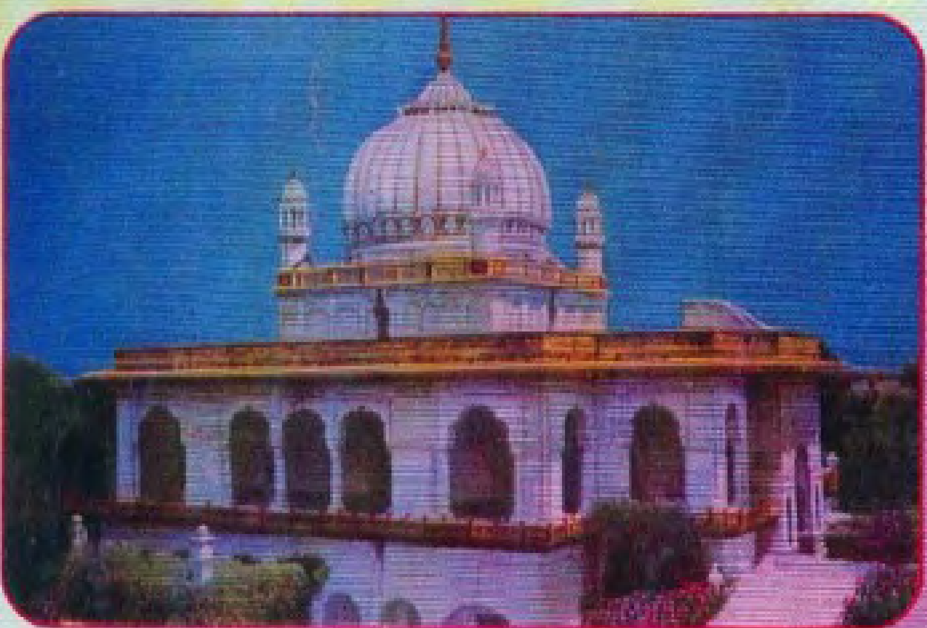

شیخ احمد فاروقی نقشبندی سرہندی قدس سرہ

شائع کردہ: مجدد الفِ ثانی بک ڈپو
ایس۔ٹی۔کالونی۔اورنگ آباد مہاراشٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَذرانۂ عَقیدَت

شاعرِ مَشرق علامہ محمد اقبالؔ

حاضر ہوا میں شیخِ مُجدِّدؒ کی لحد پر
وہ خاک کہ ہے زیرِ فلک مطلعِ انوار
اس خاک کے ذرّوں سے ہیں شرمندہ ستارے
اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحبِ اسرار
گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
جس کے نفسِ گرم سے ہے گرمیِ احرار
وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہبان
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار
کی یہ عرض یہ میں نے کہ عطاء فقر ہو مجھ کو
آنکھیں میری بینا ہیں، ولیکن نہیں بیدار
باقی کلہِ فقر سے تھا ولولۂ حق
طرّوں نے چڑھایا نشۂ خدمتِ سرکار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِظہار تشکُّر

لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولَىٰ وَالْآخِرَةِ

اسی کی تعریف سب سے اوّل اور آخر ہے۔ (پ۲۰، رکوع ۱۰)

تعارف مجدد الفِ ثانی” اس کتاب کی یہ دوسری اشاعت مزید اضافی واقعات و صفحات کے ساتھ ناظرین کے پیش خدمت ہے۔ حضرت مجدد الفِ ثانی” کے فضائل، حالات، واقعات و کرامات پر بڑی بڑی مستند کتابیں لکھیں گئی جو مقبول و مشہور عام ہے۔ جن کی تعریف و توصیف بیان کرنا بھی ناممکن ہے۔ یہ مختصر تعارف کتاب اس خاکسار نے اپنے پیر بے نظیر گلِ گلزار نقشبند مسندِ ارشاد حضرت الحاج محمد عثمان صاحب قریشی نقشبندی مجددی احمد آبادی۔مدظلہ العالی دام برکاتہم کے حکم و ارشاد سے پہلی اشاعت اور یہ مزید اضافی اوراق کے ساتھ دوسری اشاعت شائع کی ہے۔

ہمارے قبلۂ پیر و مرشد کے زیر سرپرستی احمد آباد شہر میں بزمِ رکن الدین نقشبندی مجددی ادارہ، وشہر اورنگ آباد میں بزم نقشبندیہ عثمانیہ اورنگ آباد، گجراتی، ہندی زبان میں اردو، فارسی و عربی کی نادر و نایاب کتابوں کا ترجمہ شائع کرواکر اولیائے اکرام، بزرگانِ نقشبند کے حالات واقعات کو عالم اسلام کے سامنے پیش کرنے کی عرصۂ دراز سے جدوجہد کر رہا ہے۔ یہ سب بزرگانِ نقشبند اور حضرت امامِ ربانی مجدد الفِ ثانی” کا فیضان ہی ہے جس کے سبب اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرما کر ہم گنہ گاروں سے یہ خدمت لے رہا ہے۔ جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي : تم فرماؤ یہ میری راہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں میں اور جو میرے قدموں پر چلے دل کی آنکھیں رکھتے ہیں (پ ۱۳، رکوع ۶)

اللہ تبارک و تعالیٰ سے دلی دعا ہے کہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے اور خصوصاً اولیائے نقشبند” کے طفیل اور ہمارے حضرت قبلہ پیر و مرشد کے دامن کے زیر سایہ ہم گنہ گاروں کی مغفرت فرمائے۔ اتباعِ شریعت و سنت کی نیک توفیق دے ہماری کاوشوں اور کوششوں کو قبول و مقبول فرمائے۔ آمین

ادنیٰ غلام نقشبند

محمد جعفر عثمانی نقشبندی مجددی اورنگ آباد

۱۷ر صفر المظفر ۱۴۲۱ھ م ۲۲ر مئی ۲۰۰۰ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت امام ربانی ★ قیوم زمانی ★ محبوب صمدانی

مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی نقشبندی

ابو البرکات بدر الدین سرہندی قدس سرہ العزیز

تین سو سال سے ہیں ہند کے میخانے بند
اب مناسب ہے تیرا فیض عام اے ساقی

(علامہ اقبالؒ)

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کیلئے کم وبیش ایک لاکھ اسی ہزار پیغمبر دنیا میں بھیجے اور ان نبیوں کی آمد کے بیچ ایک ہزار سال یا اس سے کم زیادہ عرصہ کا فاصلہ رہا۔ ہر دور کے نبی نے پہلے کی شریعت کو منسوخ فرما کر اپنی شریعت کو رائج فرمایا۔ نبیوں کی آمد کا سلسلہ بند ہونے پر اس دنیا میں ہدایت کے لئے اولیائے اکرام تشریف لانے لگے۔

ان اولیاؤں میں حضرت مجدد الف ثانیؒ کا مقام بہت افضل ہے۔ کیونکہ آپ نے علم تصوف میں جدید معارف، جدید نکات، جدید اسرار، جدید حالات ومقامات سے عالم کو روشناس کروایا۔ حضور اکرم ﷺ کے کم وبیش ایک ہزار سال بعد اور سیدنا شیخ عبد القادر جیلانیؒ کے زمانے کے پانچ سو برس بعد حضرت مجدد الف ثانیؒ اس دنیا میں رونق افروز وجلوہ گر ہوئے اور تجدید دین کا کارنامہ انجام دیا۔

آپؒ نے ایسے پر آشوب دور میں شریعت کو مضبوطی سے تھاما جب گمراہی وغفلت کا اندھیرا چاروں طرف پھیل گیا تھا۔ مذہب میں شر فتنے اور خرابیاں پیدا ہو گئی تھی۔ شریعت اور طریقت میں بدعتیں شامل ہو گئی تھیں۔ شریعت کے خلاف لوگ اعمال کرنے لگے تھے۔ ان تمام خرافات کو بادشاہ وقت کی تائید وسرپرستی حاصل تھی۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ نے اپنے باطنی نور سے اور شریعت کی دلیلوں سے ان تمام فتنہ و شر کا مقابلہ کیا۔ کہ ظلمت کدہ گمراہی کو اللہ و رسول ﷺ کے نور ایمان سے منور فرمادیا۔ آپؒ نے

۔ طریقت کے ایسے اسرار اور نئے نئے معارف سمجھائے کہ ان کو سمجھنے کے لئے بڑے بڑے علماء حیران رہ گئے۔ اور آپؒ نے جن جن مقامات کی خبر دی ان پر اپنے طالبوں کو پہنچایا اور واقف کرایا۔ آپؒ کی صحبت صالح میں بڑے بڑے علماء فضلاء دور دراز ملکوں سے آکر شریک ہوئے اور آپؒ کی باطنی فیض سے مالامال ہونے لگے۔ آپؒ مرکز کمالات قطبیت و غوثیت کے درجہ پر فائز تھے۔ آپؒ ہی اپنے وقت کے لئے ہدایت کے قبلہ و کعبہ تھے۔ دنیا اور دنیا والوں کے لئے فیض و ہدایت ورحمت کا ذریعہ تھے۔

دُنیا میں تشریف لانے کی بَشارتیں:

علامہ سیوطیؒ نے کتاب جمع الجوامع میں ایک حدیث لکھی ہے کہ:

''حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ ''میری امت میں ایک شخص ہوگا جسے (صلہ) کہا جائیگا اور اس کی شفاعت سے ایک کثیر تعداد جنت میں داخل ہوگی۔'' یہ حدیث شریف گویا کہ حضرت مجددؒ کے متعلق اشارہ ہے کیونکہ آپؒ علماء اور صوفیہ کے درمیان (صلہ) تھے۔ آپؒ ہی نے مسئلہ وحدت الوجود کے معاملہ میں فریقین کے اختلافات کو دور کر کے اسے محض لفظی معاملہ قرار دیا۔ اس مسئلہ کی تحریر کے بعد آپؒ نے خود ہی فرمایا کہ اللہ کا ہزار ہزار احسان ہے جس نے مجھے دو دریاؤں (فریقین) کے درمیان صلہ بنایا۔ آپ کو سرورِ کائنات ﷺ نے بشارت دی کہ کل قیامت کے دن ہزاروں لوگ آپؒ کی شفاعت سے بخشے جائیں گے۔ اس حدیث پاک اور بشارت عالیہ کے مصداق آپؒ ہی ہیں اور اس ہزار سال کی مدت میں کوئی بھی آپؒ کے علاوہ اس لقب سے سرفراز نہیں ہوا۔

☆ مقامات شیخ الاسلام حضرت احمد جام قدس سرہ نے فرمایا کہ ایک جگہ میں نے دیکھا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد سترہ شخص میری طرح احمد نام کے ہونگے۔ اور ان میں سے آخر جو ہیں ایک ہزار سال بعد ہونگے اور وہ سب سے افضل ہونگے۔

☆ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ پیرانے پیر دستگیر نے مراقبہ میں دیکھا کہ مجھ سے پانچ سو برس بعد احمد نام کے ایک بزرگ پیدا ہونگے۔ جو کمالات نبوت کے وارث ہوں گے۔ قیوم زمانہ اور امام حقانی ہوں گے۔ آپؒ نے اسی حالت میں اپنا خرقہ مبارک محفوظ کروادیا۔ اور یہ وصیت فرمائی کہ جب شیخ احمد الف ثانیؒ کا ظہور ہو میری یہ امانت ان تک پہنچا دینا۔

☆ حضرت شیخ احمد جام قدس سرہ نے فرمایا کہ مجھ سے چار سو برس بعد میرا ایک ہم نام احمد پیدا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی عنایتوں کے آثار اس سے ظاہر ہونگے کہ تمام مخلوق اسے دیکھے گی۔

☆ اسی طرح سر زمینِ ہند میں بو علی شاہ شرف الدین قلندر پانی پتی قدس سرہ نے بھی حضرت مجددؒ کے جدِ اعلیٰ حضرت امام رفیع الدینؒ کو آپ کے دنیا میں تشریف لانے کی بشارت و مبارک باد دی۔ اور شہر سرہند کی بنیاد میں توجہ خاص مرحمت فرمائی۔

☆ حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ جو سلسلہ چشتیہ صابریہ کے عظیم المرتب بزرگ ہوئے ہیں حضرت خواجہ عبدالاحدؒ والد محترم مجدد الفِ ثانیؒ کو بذریعہ کشف فرزند نرینہ کی دنیا میں تشریف لانے کی بشارت دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ "اے خواجہ عبدالاحد ہمارے کشف کا نتیجہ یہ ہے کہ آپ کی پیشانی میں ہمیں ایک نور دکھائی دیتا ہے۔ جو ظاہر کرتا ہے کہ آپ کے یہاں ایک فرزند نرینہ پیدا ہوگا اور جس کے نور سے تمام جہاں مشرق سے مغرب تک منور ہو جائے گا۔ بدعت اور گمراہی ملیامیٹ ہو جائیگی۔ اس کا سلسلہ تمام عالم میں پھیل جائے گا۔ اور اس کے باطنی کمالات اس کے فرزندوں و خلفائے کے وسیلے قیامت تک قائم رہے گے۔ اگر میں اس وقت زندہ رہا تو میں اس کی خدمت کروں گا۔ اور اس کی خدمت کو قربِ بارگاہِ الٰہی کا وسیلہ بناؤں گا۔

☆ حضرت شیخ عبداللہ علاء الدین سہروردیؒ جو اپنے زمانے کے شیخ اور بڑے بزرگ تھے کی بارگاہ میں بادشاہِ وقت اکبر کے ظلم و ستم و کفر کے غلبہ سے تنگ مسلمان جمع ہو کر عرض کرنے لگے کہ آپ شیخ کامل ہیں اسلام کی مدد و اعانت کیجئے اور کفر و شرک اور ظلم سے بچائیے۔ حضرت شیخ نے توجہ باطن کے بعد لوگوں کو خوشخبری دی کہ مجھے پروردگار کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ عنقریب ہی ایک شخص پیدا ہوگا جو تمام گذشتہ اور آئندہ اولیائے امت سے افضل ہوگا۔ اس کی توجہ شریف سے تمام جہاں کی تنگی فرحت سے بدل جائے گی۔ اور دینِ اسلام میں رونق آئے گی جاں میں تراوت اور تازگی ظاہر ہوگی۔ اس کے ارشاد اور ہدایت کے نور سے زمین و آسمان منور ہو جائیں گے اور وہ نور قیامت تک قائم رہے گا۔

☆ شاہی نجومیوں کا ولادت شریف کی خبر دینا: اکبر نے گمراہ ہو کر دینِ الٰہی کی بنیاد ڈالی تو دینِ الٰہی کے ماننے والوں پر اس نے انعام و اکرام کی بارش کی اور دینِ الٰہی کی مخالفت کرنے والوں پر طرح طرح کے مظالم ڈھائے۔ بادشاہ کا ظلم و ستم جب زیادہ عروج پر پہنچ گیا تو ہندوستان کے مسلمان گھبرا اٹھے اسی اثناء میں لوگ علم نجوم کے جاننے والوں کے پاس رجوع ہوئے اور بادشاہ کے ظلم و ستم ہی علم نجوم کے ذریعے میعاد و وقت معلوم کرنے لگے کہ اللہ پاک کب تک اس آفتیں دین و دنیا سے نجات دیگا۔ اسی اثناء میں ایک رکن سلطنت خان اعظم جو عاشق اسلام تھا اور پکا عقیدت والا وہ بادشاہ کے مرتد ہونے اور غلبہ کفر سے بہت پریشان تھا اور دل ہی دل میں جوش

انتقام میں جھلس رہا تھا۔ اس نے بھی نامور شاہی نجومیوں کو حاضر کر کے اس معاملے کی کیفیت بیان کرنے کا حکم دیا۔ نجومیوں نے چالیس روز کی مہلت مانگی کہ ہمیں اپنے علم میں خوب غور و خوص کر لینے دو پھر ہم جواب دیں گے۔ غرض کے چالیس روز بعد نجومیوں نے آکر کہا ہمیں اپنے علم سے یہ معلوم ہوا ہے کہ عنقریب ہی ایک شخص پیدا ہو گا کہ اس جیسا پہلے کوئی اس امت میں نہ پیدا ہوا ہے اور نہ بعد میں پیدا ہو گا۔ اس کی توجہ سے دینِ اسلام میں ترقی و تروتازگی ہو گی کفر و بدعت مغلوب ہو جائے گے۔ ملحد و بے دین لوگ ذلیل اور خوار ہو گے۔ گمراہی و بے دینی جڑ سے اکھڑ جائے گی۔ اس کا طریقہ بعینہ صحابہ اکرام کا طریقہ کا ہو گا۔ ہزار سال بعد اسلام کو رونق ہو گی۔ ایک شاہی اختر شناس جو سب نجومیوں سے افضل تھا کہنے لگا "تین روز سے ایک ستارہ آسمان میں طلوع ہو رہا ہے۔ جو ہزار سال کے عرصہ میں پہلے کبھی طلوع نہیں ہوا۔ اگر خاتمہ الرسول ﷺ کے زمانے سے پہلے وہ ستارہ طلوع ہوتا تو کسی اولوالعزم کی نبی کی پیدائش پر دلالت کرتا۔ چونکہ اس امت میں اب پیغمبر کا پیدا ہونا محال ہے اس لئے ضروری ہے کہ کوئی ایسا پیدا ہو گا جو جناب پیغمبر ﷺ کا نائب اور قائم مقام ہو گا۔ تاکہ ٹیڑھے گمراہ مذاہب اور طریقوں کو ختم کر دے اور جہاں میں فرحت کے آثار پیدا ہوں۔ پھر اس نجومی نے خانِ اعظم کو کہا کہ آپ بھی اس کے سلسلے میں شامل ہو نگے۔ اسی روز سے خانِ اعظم حضرت مجدد الفِ ثانیؒ کا معتقد ہو گیا۔ اور اس دن سے آپکے ظہور کا انتظار کرنے لگا۔ حتی کہ آپؒ کی شرفِ زیارت سے مشرف ہوا اور آپؒ کے عقیدت مندوں میں شامل ہو گیا۔

☆ جنوں کے بادشاہ کا ولادتِ مجددؒ صاحب کی خبر دینا: مولانا عبدالرحمنؒ جو اپنے زمانے کے جید عالم اور صالحین کے سردار تھے۔ فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ اکبر آباد سے دہلی آیا۔ اتفاقاً ایک منزل پہنچ کر میرے پیٹ میں درد ہوا اور پیچش کے مرض میں مبتلا ہو گیا گھڑی گھڑی قضائے حاجت لاحق ہو گئی اس لئے میں جنگل میں ہی ٹھہر گیا۔ اور میرے ساتھی مجھے چھوڑ کر آگے کی منزل کو چل دیئے۔ اسی جنگل میں رات ہو گئی اس خوفناک جنگل میں قریب ہی ایک غیر آباد محل نظر آیا۔ اور میں سردی سے بچنے کے لئے وہاں چلا گیا۔ تاکہ رات آرام سے بسر کروں۔ آدھی رات گذری کہ میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بڑی فوج نمودار ہوئی اور ہوتے ہوتے اس محل کے قریب آپہنچی۔ پھر انہوں نے اس محل میں نہایت عالیشان فرش بچھایا۔ اور فرش پر ایک تخت لا کر رکھا اس کے بعد ایک نوجوان اس تخت پر آبیٹھا اور ہزارہا آدمی اس کے اردگرد آکر بڑے ادب سے کھڑے ہو گئے۔ مجھے یہ پتہ چلا کہ یہ جنوں کا بادشاہ ہے۔ اور یہ سب اس کی فوج ہے۔ یہ

معلوم کر کے میں بہت ڈرا تنے میں جنوں کے بادشاہ نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں پر میری قوم کے سوا بھی کوئی غیر آدمی موجود ہے مجھے تلاش کر کے اور پکڑ کر بادشاہ کے سامنے حاضر کیا گیا۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ میں نے کہا میں بنی آدم کی اولاد سے ایک فلاح مرد ہوں۔ اس نے کہا ہم بھی مسلمان ہے اور چند علمی کلمات بیان کرو تاکہ ہم تمہارے علم سے فائدہ اٹھائے۔ میں نے چند ایک حدیثیں، فقہ اور اہل سنت والجماعت کے عقائد بیان کئے۔ وہ غور اسے سن رہا تھا اور تمام محفل خاموش اور سننے میں مشغول تھی۔ میں نے پھر بادشاہ سے کہا کہ ان دنوں ہمارا یہ علم کمزور ہو گیا اس نے اس کی وجہ پوچھی تو میں نے کہا کہ ہمارا بادشاہ کافر ہے اور اس کا ظلم اسلام کے ماننے والوں پر بڑھتا جا رہا ہے۔ جنوں کے بادشاہ نے کہا کہ ہم بھی اس شہنشاہ کے بارے میں اس سے سخت ناراض ہیں۔ مگر ہمیں اپنے علم سے یہ معلوم ہوا ہے کہ عنقریب ایک شخص مبعوث (پیدا) ہونے والا ہے۔ جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ کفر کی تاریکی کو سنت نبی کریم ﷺ کے نور سے بدل ڈالیگا۔ اور اس کا طریقہ تمام اولیاء امت سے افضل ہو گا۔ اس کے طور طریقے اور اقوال و افعال سنت نبوی ﷺ کے تابع ہو گے اور اس کا طریقہ مشرق سے مغرب تک پھیل جائے گا اور قیامت تک رہے گا۔ آپ ضرور اس شخص کی زیارت کرینگے۔ لہذا مولانا عبد الرحمٰنؒ اسی روز سے حضرت مجدد الفِ ثانیؒ کے معتقد ہو گئے۔ حضرت مجدد الفِ ثانیؒ کے پیدائش سے پیشتر ہی لوگ ان کے معتقد ہونا شروع ہو گئے اور آپ کے دنیا میں تشریف لانے کے بعد آپ کے حلقہ بگوش میں شامل ہو گئے۔ (سبحان اللہ)

حضرت مجدد الفِ ثانیؒ کی پیدائش حضرت رفیع الدین فاروقی قدس سرہٗ (آپ کا عالی نسب امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ تک پہنچتا ہے) کی نسل میں چھٹی پشت میں حضرت خواجہ عبد الاحد قدس سرہ کے گھر ۱۴ر شوال ۹۷۱ھ مطابق ۱۵۶۳ء شب جمعہ دنیا میں تشریف لائے

☆ اور آپؒ کے والد بزرگوار نے اسی شب یہ بشارت دیکھی کہ حضور ﷺ تمام انبیاء اکرام و فرشتوں کی جماعت کے ساتھ تشریف لائے ہیں اور مجھے فرزند کی مبارک بادی دی۔ بچہ کے کانوں میں اذان و تکبیر پڑھی اور فرمایا کہ "میرے تمام کمالات کا وارث اور میرا قائم مقام ہو گا۔"

☆ آپؒ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہے کہ میرے فرزندِ ارجمند شیخ احمدؒ کی پیدائش کے وقت مجھ پر بے خودی و غشی سی چھا گئی اور میں نے دیکھا کہ حضور رحمت العالمین کے امت کے تمام اولیاء ہمارے گھر تشریف لائے اور مجھے فرزند کی مبارکباد دے رہے ہیں۔ اور ایک شخص کہہ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گذشتہ اور آئندہ تمام اولیاء کے سارے کمالات اپنے فضل و کرم سے شیخ احمدؒ کو عطا

فرمائے ہیں۔ اور اسے اپنی رحمت کا خزینہ بنا دیا ہے۔۔ دوستوں اس کی زیارت کرو۔ کیونکہ پروردگار کا حکم ہے کہ جو شخص اس کی زیارت کریگا میں اس کے گناہ بخش دوں گا اور قیامت کے دن اسے اپنے مقربوں میں شامل کروں گا۔

☆ حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوئی چشتی صابری" کے خلیفہ اور حضرت مخدوم خواجہ عبدالاحدؒ کے پیر و مرشد حضرت شیخ عبدالعزیز قدس سرہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت مجدد الف ثانی" کے ولادت کے دن شہر سرہند میں موجود تھا۔ اور میں کیا دیکھتا ہوں کہ آسمان سے فرشتے گروہ در گروہ خانہ کعبہ پر اتر رہے ہیں اور وہاں سے شہر سرہند کی طرف آ رہے ہیں۔ اور خانہ کعبہ پر نور کے ہزارہا جھنڈے گاڑے ہوئے ہیں۔ اور خانہ کعبہ پر منادی ہو رہی ہے کہ

لوگوں! آج رات ملک ہند میں ایک شخص پیدا ہوا ہے، جس کے سبب سے خدائے تعالیٰ دینِ اسلام کو عزت عطا کرے گا اور بدعت و گمراہی کو بر طرف کردیگا۔ اور سنت نبی کریم ﷺ کو زندہ کریگا اور وہ تمام اولیائے امت سے افضل ہوگا۔

☆ حضرت مجدد الف ثانی" کے ایام ولادت کے روز بادشاہ ہند کا تخت الٹ گیا۔ درباریوں نے اسے سیدھا کیا پھر وہ تخت سرنگوں ہو گیا۔ غرض سے کئی دفعہ ایسا ہی ہوتا رہا اسی اثناء میں بادشاہ نے خواب دیکھا کہ شمال کی طرف سے یکبارگی کی تند ہوا آئی اور تخت کو مع بادشاہ اٹھا کر کے پھینکا لہٰذا اس خواب کے ڈر سے سات روز تک بادشاہ کی زبان بند رہی تمام ارکان سلطنت بادشاہ کی ایسی حالت دیکھ کر حیران ہو گئے۔ کہ بادشاہ کو ان دنوں کونسا مرض لاحق ہو گیا اور وہ اس حال میں گرفتار ہو گیا۔ چنانچہ تمام شاہی حاذق طبیب جمع ہو گئے مگر مرضِ بادشاہ ان کی سمجھ و عقل سے بالاتر تھا۔ آخر کار ساتویں دن بادشاہ نے گفتگو کی اور کہنے لگا کہ مجھے کوئی مرض نہیں ہے اور بادشاہ نے اپنا خواب تمام اہلِ دربار کے سامنے بیان کیا۔ اس خواب کے سنتے ہی اہلِ عقل تاڑ گئے اور انہیں اس بات کا کامل یقین ہو گیا کہ بادشاہ پر کوئی آسمانی بلا نازل ہو گئی۔ جو اس کے باطل رسم و آئین کو درہم برہم کردیگی۔ دربار کے بیشتر امیر و امراء کو نجومیوں سے بھی پہلے آمدِ مردِ صالح کی اطلاع مل چکی تھی اور جب انہوں نے تختِ شاہی کو چند مرتبہ الٹتے ہوئے دیکھا تو بادشاہ کی خدمت میں یہ عرض کیا کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ قدس سرہ دنیا میں تشریف لا چکے ہیں اور تمہارا زوال عنقریب ہونے والا ہے۔ بادشاہ پر اس واقع کا بہت رعب چھا گیا۔ اور وہ اندر ہی اندر پریشان ہو گیا۔

خواجہ عبدالاحدؒ نے اپنے نونہال فرزند کو اس زمانے کے بزرگ یگانہ وارث غوث الثقلین حضرت کمال کیتھلی" کی خدمت بابرکت میں حاضر کیا۔ حضرت کمال نے بچہ کو دیکھتے ہی فرمایا"

عبدالاحدؒ تیرے گھر میں عالم با عمل اور عارف کامل پیدا ہوا ہے۔ اس کی ہدایت وارشاد کا نور بدعت وگمراہی کی تاریکیوں کا خاتمہ کرے گا۔ اس کے بعد شاہ کمالؒ نے اپنی انگلی بچہ کے منہ میں دے دی۔ بچہ انگلی چوسنے لگا یہاں تک کہ کچھ دیر بعد شاہ کمالؒ نے اپنی انگلی کھینچ لی اور فرمایا بابا بس کر بس اتنا ہی کافی ہے کچھ ہماری اولاد کے لئے بھی چھوڑ دو تم نے تو ہماری نسبت ہی کھینچ لی۔ بچہ کا نام شیخ احمد رکھا گیا جو بعد میں امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ کے نام سے مشہور ہوئے۔

تعلیم :

ابتدائی تعلیم آپؒ کی خواجہ عبدالاحدؒ (والدِ محترم) کے ذمہ رہی پھر مکتب میں داخل ہوئے آپؒ نے تھوڑے ہی عرصہ میں قرآن شریف حفظ کر لیا اور پھر کچھ علوم اپنے والد ماجد سے حاصل کئے۔ بعد میں مولانا کمال الدین کشمیریؒ اور شیخ یعقوب کشمیریؒ کا شرف حاصل کیا۔ یہ دونوں وہ بزرگ ہیں جنہیں ملا عبدالحکیم سیالکوٹی ؒ کے استاد ہونے کا شرف حاصل ہے۔ مولانا کمال الدینؒ نے معقولات کی چند مشکل کتابیں پڑھائی اور شیخ یعقوب نے احادیث کا درس دیا۔ آپ نے سیالکوٹ سے تحصیل علوم کی سند حاصل کی۔

شادی مبارک :

حضرت مجدد الف ثانیؒ علم حاصل کرنے کے بعد اکبر آباد میں تعلیم وتربیت میں مشغول ہوگئے۔ (آپؒ نے اپنے والدِ محترم خواجہ عبدالاحدؒ سے سلسلہ چشتیہ، کبرویہ، خلافت واجازت حاصل کی) آپؒ کی بزرگی وفضیلت کے چرچے ہونے لگے اور ایک بڑا حلقہ آپ کی فضیلت کا معتقد بن گیا۔ اکبر آباد میں رہتے ہوئے آپؒ کو ایک عرصہ ہوا۔ انہی ایام میں آپؒ کے والد ماجد آپ کو سرہند واپس لینے اکبر آباد تشریف لائے اور حضرت مجددؒ کو لیکر اپنے ہمراہ وطن روانہ ہوئے۔ اثنائے راہ مقام تھانیسر میں قیام کیا۔ وہاں کے حاکم ورئیس شیخ سلطانؒ کے مہمان ہوئے۔ آپؒ کی آمد سے پہلے حضرت شیخ سلطانؒ نے ایک رات خواب بشارت میں دیکھی کہ رسول مقبول ﷺ فرمارہے ہیں شیخ سلطانؒ تیری بیٹی اس عہد کی سب سے زیادہ نیک خاتون ہے۔ تو اس کا نکاح میرے فرزند اور نائب شیخ احمدؒ سے کردے۔ اس میں خود تیرے اور تیری بیٹی کے لئے بڑی سعادتیں ہیں۔ حضرت شیخ سلطانؒ شیخ احمدؒ سے واقف نہ تھے۔ اسی کشمکش میں دوسری اور تیسری رات بھی یہ بشارت مسلسل آپؒ نے دیکھی۔ تیسری رات میں شیخ سلطانؒ نے سرورِ کائنات ﷺ

سے عرض کیا کہ یہ گنہگار شیخ احمدؒ سے واقف نہیں ہے براہ کرم ملوا دیا جائے اور انہیں پہنچایا جائے۔ تو حضور ﷺ نے شیخ احمدؒ کو روبرو کھڑا کر دیا اور فرمایا انہیں پہچان لے یہ ہمارا فرزند اور نائب شیخ احمدؒ ہے۔ اس بشارت کے بعد ہی شیخ احمدؒ اپنے والد ماجد کے ساتھ تھانیسر میں شیخ سلطانؒ کے گھر مہمان ہوئے۔ تو شیخ سلطانؒ نے انہیں پہچان لیا۔ آپؒ نے خواجہ عبدالاحدؒ سے اس بشارت اور فرمان رسول ﷺ بیان فرمایا حضرت خواجہ عبدالاحدؒ نے نہایت خوشی کے ساتھ رشتہ ازدواج سے منسلک کر دیا۔ اس وقت آپ کی عمر شریف پچیس برس کی تھی۔ آپؒ کو سات صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں ہوئیں۔

بعیت و خلافت:

ابتدائی فقر و سلوک کا درس اپنے والد ماجد سے آپؒ نے کیا۔ اور ظاہری علوم حاصل کرنے کے بعد اپنے والد ماجد سے سلسلہ چشتیہ، صابریہ، کبرویہ میں بیعت ہوئے اور خلافت حاصل کر کے مسند ارشاد پر جلوہ افروز ہوئے۔ اور طلباء و مریدین کو ظاہری و باطنی علوم کا فیض پہنچانے لگے۔ ۱۰۰۷ھ میں والد بزرگوار کی وفات ہو گئی۔ بعد میں آپؒ نے حج بیت اللہ کا قصد کیا اور سرہند سے دہلی تشریف لائے۔ اس وقت دہلی میں سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے جلیل القدر بزرگ خواجہ محمد رضی الدین باقی باللہ قدر سرہ آپؒ (مجدد صاحبؒ) کے آمد کے منتظر تھے۔ حضرت خواجہ باقی باللہ کابل سے ہندوستان تبلیغ و رشد و ہدایت کے لئے اپنے پیرو مرشد قطب دوراں بحر الاسرار الالہیہ حضرت خواجہ محمد امکنگی قدس سرہ العزیز کے حکم و اجازت سے آئے تھے۔ اور آپؒ لاہور ہوتے ہوئے دہلی میں مقیم ہوئے۔ آپ کا شجرہ سلسلہ نقشبندیہ اس طرح ہے۔

☆ حضرت خواجہ باقی باللہؒ خلیفہ و مرید حضرت خواجہ محمد امکنگیؒ، وہ مرید و خلیفہ حضرت خواجہ درویش محمدؒ کے، وہ مرید و خلیفہ حضرت خواجہ محمد زاہدؒ، وہ مرید و خلیفہ حضرت خواجہ عبیداللہ احرارؒ کے، وہ مرید و خلیفہ حضرت خواجہ مولانا محمد یعقوب چرخیؒ کے، وہ مرید و خلیفہ حضرت خواجہ امام الطریقت شہنشاہ بہاء الدین نقشبند بخاریؒ کے، وہ مرید و خلیفہ خواجہ شمس الدین امیر کلالؒ کے، وہ مرید و خلیفہ حضرت خواجہ محمد بابا سماسیؒ کے، وہ مرید و خلیفہ حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنیؒ کے، وہ مرید و خلیفہ حضرت خواجہ محمود اکبر فغنویؒ کے، وہ مرید و خلیفہ حضرت خواجہ محمد عارف ریوگیریؒ کے، وہ مرید و خلیفہ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ کے، وہ مرید و خلیفہ حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانیؒ کے، وہ مرید و خلیفہ حضرت خواجہ بو علی فارمدیؒ کے، وہ مرید و خلیفہ حضرت خواجہ ابوالحسن

خرقانیؒ کے، اور ان کو نسبت سلطان العارفین حضرت خواجہ بایزید بسطامیؒ سے اور ان کی نسبت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے اور ان کو نسبت حضرت امام قاسم بن محمد بن ابو بکر رضی اللہ عنہ سے اور ان کو نسبت حضرت خواجہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور ان کو نسبت امیر المومنین سیدنا حضرت ابو بکر صدیق خلیفت الرسول رضی اللہ عنہ سے اور ان کو نسبت حضور پر نور احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ محبوبِ خدا ﷺ سے ☆☆☆ اور دہلی پہنچنے پر خواجہ باقی باللہؒ کو بذریعہ خواب بتلایا گیا کہ آپؒ قطب الاقطاب (مجددالف ثانیؒ) کے قریب پہنچ گئے ہو۔ اور آپؒ نے دیکھا کہ زمین سے آسمان تک نور ہی نور پھیلا ہوا ہے۔ آپؒ انہی کے تلاش میں یہاں مقیم ہو گئے اور آپؒ کو بذریعہ الہام میں یہ بھی بتایا گیا کہ امانت نقشبندیہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کو منتقل کرنا ہے۔

جب حضرت شیخ احمدؒ حضرت خواجہ باقی باللہؒ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے تو حضرت خواجہؒ نے آپؒ کو پہچان لیا اور فرمایا کہ میاں شیخ احمدؒ ہم آپؒ ہی کا انتظار کر رہے تھے۔ اور پھر فرمایا کہ آپؒ یہاں چند روز ہماری صحبت میں قیام کرے۔ اور آپؒ بیت اللہ کی زیارت سے پہلے رب البیت (اللہ کی معرفت، پہچان) جاننا ضروری ہے۔ امام ربانیؒ پر ان الفاظ کا بڑا اثر ہوا۔ اور آپؒ حضرت خواجہ کی خانقاہ میں رک گئے۔ چند دنوں کی صحبت کیمیاء سے آپؒ سلسلۂ نقشبندیہ میں بیعت ہو گئے اور باطنی فیض حاصل کرنے لگے۔ کچھ ہی دنوں میں اپنے پیر کی صحبت سے آپؒ نے سلوک نقشبندیہ راہوں کی تمام منزلوں کو طے کر کے خلافت کے خرقہ سے سرفراز ہوئے۔ اور کمال میں ایسا بلند مرتبہ حاصل کیا کہ قطبیت کے اعلیٰ مقام پر پہنچ گئے۔ آپؒ کی بزرگی کو دیکھتے ہوئے حضرت خواجہؒ نے فرمایا کہ "شیخ احمدؒ ایسے روشن آفتاب ہیں کہ جن کی روشنی میں ہمارے جیسے ہزاروں ستارے گم ہیں"۔ اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ "ہم نے بخارا اور سمرقند سے تخم حاصل کیا اور ہندوستان کی بابرکت زمین میں اس کی کاشت کی۔ طالبان حق کی تربیت ہم نے اس وقت کی جب کہ ان (حضرت مجددؒ) کا معاملہ انتہا تک نہ پہنچا تھا۔ لیکن جونہی ہم ان کے کام سے فارغ ہوئے خود کو مشیخت کے کام سے فارغ کر لیا۔ اور تمام طالبوں اور مریدوں کو ان کے حوالے کر دیا۔"

دینِ الٰہی:

حضرت مجددؒ اتباع شریعت رد بدعت و ضلالت میں اپنے دور کے مجاہد اعظم ہوئے۔ آپؒ دو جابر بادشاہوں (اکبر و جہانگیر) کے درمیان دین کی تجدید میں سینہ سپر ہوئے۔ آپؒ کا پہلا کا

کارنامہ دورِ اکبری کے شباب سے شروع ہوتا ہے۔ شہنشاہ ہندوستان جلال الدین اکبر جب اپنے دین سے گمراہ ہوا اور علمائے وقت ابوالفضل اور فیضی نے اس کی بھرپور تائید کی اور چاپلوس ہمنواؤں نے اکبر کو انسانِ کامل قرار دیا۔ تو اکبر نے خرمستی میں ایک نئے دین کی بنیاد ڈالی جسے دینِ الٰہی کہا جاتا ہے۔

• دینِ الٰہی میں بادشاہ کو سجدہ کرنا فرض عین قرار پایا • چہرہ شاہی کو کعبۂ مراد اور قبلہ حاجات کہا جانے لگا • عربی مہینے موقوف ہوئے ان کی جگہ اکبری سال جلوس سے دینِ الٰہی کا نیا سن جاری ہوا • زرتشتیوں کی طرح سال میں چودہ عیدیں منائی جانے لگی۔ • مسلمانوں کی عیدیں اپنی رونق کھو بیٹھی۔ • جمعہ میں بادشاہ کا نام خطبہ میں پڑھا جانے لگا • نئی تقویم میں سال کو سن الٰہی اور مہینوں کو ماہ الٰہی کا نام دیا گیا • سکوں پر تاریخ الف کندہ کرائی گئی جس کا مطلب تھا کہ ایک ہزار سال بیت جانے کی وجہ سے یہ مذہب ختم ہو چکا اب اس کی جگہ دینِ الٰہی نے لے لی ہے۔ • تاریخ اسلام از سر نو ترتیب دی جانے لگی۔ اور اس کا نام تاریخ الٰہی رکھا گیا • اکبر نے مورخین کو حکم دیا کہ سن ہجری کی جگہ سن رحلت لکھا جائے • بادشاہ صبح سے شام تک چار مرتبہ سورج کی پرستش کرتا تھا • سورج کے ایک ہزار ہندی ناموں کا وظیفہ پڑھتا تھا • پیشانی پر ٹیکہ لگانے کے رواج کا حکم دیا • جانوروں کی ذبح ممنوع قرار پائی • حلال چیزیں حرام اور حرام چیزیں حلال ہو گئیں۔ • خنزیر اور کتے حلال قرار دیئے گئے اور بادشاہ علی الصبح ان کو دیکھنے کو عبادت تصور کرتا تھا • عربی زبان ممنوع قرار پائی بادشاہ نے عربی کے خاص حروف جیسے ث، ح، ع، ص، ط، ظ، کو بول چال سے نکال دیا۔ چنانچہ بول چال میں عبداللہ کو ابداللہ، احمد کو امد، علم کو الم، ثواب کو سواب وغیرہ لکھا جانے لگا۔

مجدد صاحب کا کارنامہ:

یہ وہ حالات ہیں جن میں شیخ احمد فاروقیؒ نے پروان چڑھا۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ نے اپنے حلقۂ بگوش میں رشد و ہدایت کا کام زوروں سے جاری کیا اور رفتہ رفتہ اپنے مکتوبات کے ذریعہ تجدید امت کا کام شروع کیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے ہندوستان میں آپؒ کی بزرگی کی شہرت پھیل گئی۔ اکبر بادشاہ کو شاہی نجومیوں سے پہلے ہی اطلاع مل چکی تھی کہ ایک مردِ صالح سے تمہیں اور تمہارے دینِ الٰہی کو خطرہ لاحق ہے۔ اکبر کے دینِ الٰہی کے خلاف حضرت مجددؒ کمربستہ ہو گئے اور آپ کی باطنی توجہ سے شاہی امراء اور عوام کے ٹولے کے ٹولے دستِ حق پر توبہ و استغفار کرنے لگے۔ اور دربار کے بیشتر

درباری وامیر وامراء آپؒ کے حلقۂ عقیدت مندوں میں شامل ہو گئے۔ اکبر بادشاہ کو جب اس بات کا علم ہوا کہ میرے بڑے بڑے درباری امیر وامراء حضرت مجددالفِ ثانیؒ کے پیرو بن رہے ہیں تو اس نے لوگوں کو دینِ اسلام اور دینِ باطل (یعنی دینِ الٰہی) میں سے ایک کو اختیار کرنے کے لئے ایک وسیع میدان میں دربارِ عام کیا اور اس وسیع میدان میں دو بارگاہیں بنائی۔ ایک بارگاہ میں زروجواہرات سے مرصع زرق برق فرش بچھایا اور طرح طرح کے پر تکلف کھانے چنے گئے اور دنیا کی ساری دولت و نعمت اس بارگاہ میں سجایا اور اس بارگاہ کا نام بارگاہِ اکبری رکھا اور دوسری طرف کی بارگاہ میں پھٹے پرانے کپڑے بچھائے اور ٹوٹی پھوٹی چیزیں رکھی گئی اور ایسے بوسیدہ کپڑے رکھے گئے جسے کیڑوں نے کھا کر جگہ جگہ سے چھلنی کر رکھا تھا اس بارگاہ کا نام بارگاہِ محمدی رکھا۔ اس سے یہ مطلب تھا کہ دینِ محمدی بھی ان پھٹے پرانے کپڑوں کی طرح پرانا ہو چکا ہے۔ (اکبر نے دینِ الٰہی کو رائج کرنے کے لئے بڑے زور و شور سے یہ پروپگنڈہ کیا تھا کہ دینِ اسلام کی معیاد ایک ہزار سال تک ہے اور اس کے بعد ایک نئے دین کی ضرورت ہوگی۔) اس طرح بارگاہِ محمدی کو اس نے بنایا۔ پھر عام اعلان کیا گیا کہ جو شخص چاہے بارگاہِ اکبری میں داخل ہو اور چاہے تو بارگاہِ محمدی میں جائے۔ جو بارگاہِ اکبری میں داخل ہوگا وہ دنیا میں دولت ثروت عزت پائیگا اور اسے بڑے بڑے عہدے دیئے جائے گے۔ اس اعلان کے سنتے ہی لالچی وزیر امیر وامراء بارگاہِ اکبر میں داخل ہونا شروع ہو گئے اور جو غریب مسلمان جن کے اندر اسلام کا جوش تھا اور مجددالفِ ثانیؒ کی روحانیت، عقیدت، و محبت کا سرسودہ تھا وہ لوگ بارگاہِ محمدی میں بے خطر داخل ہوئے اور ان کے ساتھ دربار کے بیشتر درباری اور نامور امیر امراء جو عقیدت مند مجددالفِ ثانیؒ تھے وہ بھی بارگاہِ محمدی میں جمع ہو گئے۔ جب ایمان والے بارگاہِ محمدی میں داخل ہو چکے اور بارگاہِ اکبری لالچی، ایمان فروش اور شریعت مصطفیٰ ﷺ کے منافقوں سے پر ہوئی تو خرمست اکبر بادشاہ نے اپنی بارگاہ کی جمع ہوئی تعداد دیکھ کر خوش ہوا اور اس نے ایک معمولی تعداد جوشِ ایمانی کی جمع ہونے والوں پر تمسخر بھری نظر ڈالی۔ حضرت مجددالفِ ثانیؒ بارگاہِ محمدی کے گرد ایک لکیر کھینچی اور ایک مٹھی بھر خاک اٹھا کر بارگاہِ اکبری کی طرف پھینکی اس خاک کے پھینکتے ہی یکایک شمال کی طرف سے ایک آندھی آئی جس نے بارگاہِ اکبری کو تہ وبالا کر دیا، ایک افراتفری مچ گئی اور کسی کو کچھ نہ بجھائی نہ دینے لگا۔ کئی زندیق آپس میں ٹکرا کے مر گئے۔ اور کتنے زخمی ہو کر چلانے لگے۔ اکبر کے سر میں میخیں اور بانس لگے اور وہ زخمی ہو کر زمین پر گر پڑا۔ اکبر کے سر میں میخوں سے سات زخم آئے۔ اور وہ ان زخموں کی تاب نہ لا سکا۔ اور ایک ہفتہ کے اندر اندر اس دنیائے بے وفا سے چل بسا۔ اکبر اور اکبر کا دینِ الٰہی اور اس کے ماننے والے صفحۂ ہستی سے مٹ گئے اور جو بچ گئے وہ حضرت کے

معتقد و مرید بن گئے۔ حضرت مجدد الفِ ثانی ؒ نے حق کی صدا کو بلند و بالا کر دیا۔ اور شریعت محمدی ﷺ کے تجدید میں مصروف ہو گئے۔

حضرت مجددؒ نے اپنے علمی دلائل، شرعی حقانیت اور روحانی تصرف سے دین الٰہی کی دھجیاں بکھیر دی اور اللہ کے فضل سے دین الٰہی ایسا کھوکھلا ہو کر رہ گیا کہ آج صفحہ ہستی پر صرف نام باقی رہ گیا۔ اکبر کے انتقال کے بعد اس کا لڑکا نورالدین جہانگیر تخت نشین ہوا۔ ادھر مجدد صاحبؒ بھی رشد و ہدایت میں مشغول ہو گئے اور تجدید کا آغاز ۱۲/ ربیع الاول ۱۰۱۱ھ سے کیا۔ جب کہ رسول مقبول ﷺ کا سن وفات ۱۱ھ ہے۔ تجدید کے آغاز کے فوراً بعد مقام کیتھل سے حضرت کمال کیتھلیؒ کے جانشین حضرت شاہ سکندر کیتھلیؒ سرہند تشریف لائے اور حضرت مجددؒ کو وہ خرقۂ مبارک جو ان کے خاندان عالیشان میں سرکار غوث پاکؒ کی امانت کے طور پر چلا آرہا تھا عنایت کیا اور یہ الفاظ فرمائے کہ "میرے دادا جان شاہ کمالؒ نے مجھے یہ خواب میں ارشاد فرمایا کہ ہمارے جد امجد کا خرقہ مبارک بطور امانت ہمارے پاس چلا آرہا ہے شیخ احمدؒ سرہندی کو عنایت کر دو" حضرت مجددؒ نے خرقہ مبارک کو پہن لیا اور قادریت کے عنایتوں سے لبریز ہو گئے اس طرح حضرت مجددؒ کو تمام سلاسل کی نعمتیں حاصل ہو گئی۔ اور آپ تمام سلسلوں کے منبع بن گئے۔ ادھر جہانگیر بادشاہ جلوہ افروز ہوا۔ درباری مولویوں نے جہانگیر کو اکبر عہد کے کارنامے بتلانا اور ورغلانا شروع کیا۔ جہانگیر اکبری دور میں حضرت مجدد صاحبؒ سے واقف ہو چکا تھا۔ ان خوشامد پسند علماء نے جہانگیر کو بھی گمراہ کیا اور وہ حضرت مجددؒ سے معرکہ کی تیاریوں میں جٹ گیا۔ حضرت بھی سینہ سپر ہو گئے اور بے خوف و خطر ہر مصیبت کا سامنا کرنے تیار ہو گئے۔ معاملات یہاں تک بڑھے کہ حضرت مجددؒ قلعہ "گوالیار میں قید کر دیئے گئے۔ وہاں بھی آپؒ نے رشد و ہدایت کا کام جاری رکھا اور اپنے تصرفات سے تمام ہندوستان کو شریعت سے دوبارہ روشناس کرایا۔ ہزارہا لوگ توبہ و استغفار سے دوبارہ تائب ہوئے اور اپنے ایمان کی درستگی میں لگ گئے حتیٰ کہ قلعہ کے منتظمین اور قیدیوں نے بھی آپؒ کے دست حق پر توبہ کی دور جہانگیری میں حضرت مجددؒ کے کارناموں کا ایک بڑا دخل رہا ہے۔

آخر کار کئی حالات اور معاملات و معرکوں کے بعد جہانگیر آپؒ کے مزاج فاروقی کے آگے سر کو خم کرنے پر مجبور ہو گیا۔ اور بعد جہانگیر تائب ہوا اور اپنی غلطیوں پر پشیمان ہوا اور آپؒ کے حلقہ عقیدتمندوں میں شامل ہو گیا اور شرعی قانون کا نفاذ دوبارہ عمل میں لانے کا حکم جاری کیا۔ دوبارہ مسجدیں تعمیر کروائیں۔ عربی مدرسے از سر نو کھولے گئے۔ دین اسلام کی تعلیم عام ہونا شروع

ہوگئی۔ سجدہ تعظیمی بند کیا گیا۔ تمام شاہی پابندیاں ختم ہوئیں مفتی و قاضی مقرر کیے گئے۔ شریعت محمدی ﷺ کا نفاذ زور و شور سے جاری ہوا۔ حضرت مجدد الفِ ثانیؒ کی روحانی اثر کا یہ نتیجہ نکلا کہ جہانگیر کا کل خاندان اور بعد کے تمام سلاطین اس سلسلہ نقشبندیہ کے پیرو اور غلام بن گئے۔

آپ کے کمالات و مقامات:

• آپؒ کو خزینہ رحمت سے نوازا گیا • آپؒ کو علم لدنی عطا ہوئی • آپؒ کو اسرار قرآنی کا علم عطا ہوا • آپؒ نے اللہ سے بلاواسطہ کلام کیا • آپ کی درگاہ شریف کے کنویں میں زم زم کا بہاؤ آیا • آپؒ کی زیارت کو خانہ کعبہ آیا • آپؒ کی خانقاہ شریف کی زمین کو جنت کی زمین کا درجہ ملا • آپؒ کے سلسلہ میں تمام ولیوں کے سلسلے کا فیض شامل ہوا • آپؒ قیوم زماں ہوئے • آپؒ کی قومیت کی شہادت "غوث اعظم دستگیرؒ" نے دی • آپ کو خواجہ معین الدین چشتی سنجری اجمیری قدس سرہ سے خاص الخاص الطاف و کرم سے نوازا گیا • آپؒ کے سلسلے میں قیامت تک قطب و ابدال ہوا کریں گے • حضرت مجدد الفِ ثانیؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ الہام مجھے یہ فرمایا ہے کہ "اے شیخ احمدؒ جو کوئی تمہاری ذات کا واسطہ پکڑے گا میں اسے بخش دوں گا•" اور آپؒ فرماتے ہیں "مجھے الہام میں میرے سلسلے میں قیامت تک داخل ہونے والوں کے نام پتے و حلیئے بتلا دیئے گئے ہیں۔ اگر چاہوں تو سب کو بیان کر سکتا ہوں۔"

حضرت مجدد الفِ ثانیؒ شریعت کے عالم باعمل، طریقت کے رہبر، حقیقت کے منزل کے مقیم، معرفت کے مقام کے فائز، بے مثال ولی کامل، امام ربانی، عارف حقانی، قیوم زمانی، مجدد الفِ ثانی، سنت نبی کے پیکر لاثانی، دریائے فیض روحانی، گنجینۂ خزانۂ عرفانی کے بزرگ و برتر ہوئے ہیں۔

منصب قومیت کے معنی و مفہوم:

۱۰۱۰ھ میں حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز کو منصب قیومیت عطا ہوا تو آپ نے قیومیت کے معنی و مفہوم کو دلائل ظاہریہ و باطنیہ سے ہر ایک کی تشفی و تسلی کر دی یوں سمجھے

کے اہل باطن دو عالم مانتے ہیں۔ (عالم ظاہری اور عالم باطنی)

جس طرح سے عالم ظاہری میں انتظام کے لئے جدا جدا حاکم مقرر ہیں اسی طرح عالم باطن میں بھی مقرر ہیں۔ اور جس طرح یہاں ہر ایک کسی بڑی ہستی کے تابع ہوتے ہیں۔ اسی طرح عالم باطن میں بھی ہستی کے تابع ہوئے ہیں۔ عالم ظاہر میں سب حاکم بادشاہ وقت کے ماتحت ہوتے ہیں۔ اور بغیر مرضی بادشاہ کے کچھ نہیں کر سکتے۔ اسی طرح عالم باطین میں سب قطب وقت کے تابع ہوتے ہیں۔ اور اپنی مرضی سے کچھ نہیں کر سکتے۔

مجدد الف ثانیؒ کے وقت میں قطب کے اوپر ایک درجہ قیوم کا ہوا۔ اور بغیر قطب اور قیوم کی مرضی کے کچھ نہیں ہو سکتا۔ جس طرح بادشاہ کی مرضی مشیت و تقدیر الٰہی کے تابع ہوتی ہے۔ اسی طرح قیوم زمانہ کی مرضی مشیت و تقدیرِ الٰہی ہوتی ہے اور آپ اوّل (پہلے) قیوم زمانہ ہوئے۔ آپؒ مجددیت کے ساتھ قومیت سے بھی مشرف ہوئے۔

مُجددیت کے معنی و مفہوم:

مجدد۔ شروع کرنے والا، **الف**۔ ہزار، **ثانی**۔ دوسرا

حضور نبی کریم ﷺ کے ایک ہزار سال بعد دوسرے ہزار کے شروع میں حضرت مجدد الفِ ثانیؒ کا ظہور ہوا۔ اسی لئے آپ کو مجدد الف ثانی کا لقب ملا۔ مجدد ایسے شخص کو کہتے ہیں جو کسی پرانی چیز کو نیا بنا دے۔ جو دین و مذہب کی برائیاں دور کر دے۔ اور ایسے رسوم و رواجوں کو مٹا ڈالے جن کا دین و مذہب سے کوئی لگاؤ نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ کا یہ قاعدہ ہے کہ ہزار سال کے بعد انبیاء کا دین کمزور ہو جاتا ہے۔ ایسے وقت میں کوئی اولوالعزم صاحب شریعت، کتاب کے تابع ہوتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس امت کی اصلاح کے لئے ہر صدی کے سرے پر مجدد (ایسے بندے) کو بھیجتا رہے گا جو اس کے لئے اس دین کی تجدید (نیا اور تازہ) کرتے رہیں گے۔ ۱۰۰۹ھ میں خلعت مجددیت بارگاہ خداوندی سے آپؒ عطا ہوئی۔ جس کا مطلب و مقصد آپؒ نے علماء ظاہر کو دلائل ظاہری سے اور علماء باطنی کو دلائل باطنی سے اس طرح سمجھایا کہ سب کی تسلی ہو گئی۔ دسویں صدی گزر جانے کے بعد خاص کر ایسے نازک اور تاریک دور میں دو جابر بادشاہوں کے درمیان حضرت مجدد الفِ ثانیؒ کا ظہور ہوا۔ اور آپؒ نے اس فرض منصبی کے باوجود تکلیفوں اور ایذا رسائیوں کو سہتے ہوئے شریعت محمدی ﷺ کی تجدید فرمائی اس لئے آپ

مجدد الفِ ثانیؒ کے نام سے پکارے گئے۔

آپؒ کی وفات:

حضرت مجددؒ نے اپنی وفات کے پہلے تمام معتقدین، مریدین اور صاحبزادوں کو اس کی اطلاع بروقت کر دی تھی۔ ماہ صفر کی آخری تاریخوں میں آپؒ نے ایک وصیت اپنے متعلقین کے لئے فرمائی کہ قرآن اور سنت کی پیروی کریں۔ علماء و بزرگوں کی فرمانبرداری کرنا، اور مراقبہ جاری رکھنا، شریعت کے مخالف علماء کے پاس ہرگز نہ جانا، عبادت زیادہ سے زیادہ کرنا، کوئی شخص کشف و کرامات تو دکھلائے مگر شریعت محمدی ﷺ کے خلاف ہو تو اسے سچا ہرگز نہ ماننا۔ اور جو تحریر میں چھوڑ جاتا ہوں اس پر عمل کرنا تاکہ تمہیں نجات ملے اور میرے باطنی علم سے حصہ ملے۔ آخر تریسٹھ سال کی عمر میں بروز منگل ۲۸/ صفر ۱۰۳۴ھ مطابق ۱۰/ دسمبر ۱۶۲۴ء بوقت اشراق وصال فرمایا اور اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ آپؒ کی وصیت کے مطابق عمل کیا گیا اور آپؒ کی تدفین آپؒ کے صاحبزادے خواجہ محمد صادقؒ کے مقبرے میں ہوئی۔ وہاں مقبرہ میں کوئی گنجائش نہیں تھی۔ مگر جونہی حضرت کے فرمان کے مطابق جنازہ لایا گیا آپ کے صاحبزادے کی مزار جانب مشرق سوا گز کے فاصلے پر ہٹ گئی اور آپؒ کی تدفین پھر عمل میں آئی۔ یہ نہایت ہی مختصر سے مختصر حالات قلمبند کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کیونکہ ایک دریا اس سمندر کو کوزہ میں لانا ناممکن ہے۔

وصال مجدد الف ثانیؒ کے بعد سلسلہ نقشبندیہ آپ کے صاحبزادگان حضرت خواجہ محمد صادقؒ، حضرت خواجہ محمد سعیدؒ خازن الرحمۃ، حضرت خواجہ محمد معصومؒ عروۃ الوثقیٰؒ، حضرت خواجہ محمد یحیٰؒ (حضرت خواجہ محمد فرخ حضرت خواجہ محمد عیسیٰ اور حضرت خواجہ محمد اشرفؒ گیارہ سال، آٹھ سال اور دو سال کی عمر میں وفات پا گئے۔) صاحبزادگان سے اور خلفاء و مریدین سے ہندوستان و بیرون ہند میں مہکتا پھولتا اور پھلتا گیا اور سلسلہ نقشبندیہ کی کرنوں سے نور ایمان کی تازگی میں ایک ہلچل عظیم برپا ہوئی۔ آپ کے خلفاؤں میں بڑے بڑے نامور علما فضلاء مشائخین عظام آسمانی ستاروں کے مانند ہوئے ہیں کہ ان کے بعد بھی ان کی روشنی صبح قیامت تک مشعل راہ کا کارنامہ انجام دیتی رہے گی (انشاء اللہ) آپکے خلفاؤں میں حضرت شیخ بدرالدینؒ سرہندی، میر محمد نعمانؒ، شیخ نور محمدؒ پٹنی، شیخ حمید بنگالی، شیخ محمد طاہر لاہوریؒ، خواجہ محمد صدیق کشمیؒ، شیخ آدم بنوریؒ، مولانا عبدالباری بدایونیؒ، خواجہ محمد ہاشم کشمیؒ، برہانپوری وغیرہ شامل ہیں۔

حضرت خواجہ محمد ہاشمؒ کشمی کی کتاب زبدۃ المقامات ، مکاشفات عینیہ (مجددیہ) اور حضرت بدرالدینؒ سرہندی کی کتاب حضرات القدس، مکتوبات شریف وغیرہ تمام عالم اسلام میں شہرہ آفاق ہیں۔

آج بھی الحمد للہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ تمام ہندوستان و بیرون ہند میں حقانیت کا پرچم لئے اپنی منزل مقصود کی طرف گامزن ہیں۔ اور مشائخین نقشبندیہ، پیران نقشبند اپنے مریدین کی تعلیم و تربیت اپنے اسلاف کے درخشاں میناروں سے ہی کرتے چلے آرہے ہیں اور دنیا میں فیضان کی بارش کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سرکار مدینہ ﷺ کے صدقہ و طفیل فیضان اولیاء نقشبندیہ کے روحانی تصرفات سے تمام خلائق کے انسیت، محبت، عقیدت واسطہ رکھنے والے مریدین و معتقدین کو انوارات رحمت و فضل سے مستفید فرمائے۔ (آمین)

حضرت مجدّد الفِ ثانیؒ کے اِقوال وتعلیم

اقوال زرین :

☆ خداتعالیٰ کے دشمنوں کے ساتھ الفت کرنا خدا سے دشمنی ہے۔

☆ خدا اور رسول ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ میل جول بہت بڑا گناہ ہے۔ خدا اور رسول ﷺ کے دشمنوں سے دوستی و الفت خدا اور رسول کی دشمنی اور عداوت تک پہنچا دیتی ہے۔

☆ خدا کو جاننا یہ ہے کہ شرک نہ کرے۔

☆ بے عمل عالم پارس پتھر کی طرح ہے کہ جو اوروں کو تو سونا بناتا ہے مگر خود پتھر ہی رہتا ہے۔

☆ نفس پر شریعت کی پابندی سے زیادہ کوئی چیز دشوار نہیں۔

☆ دنیا کاشتکاری اور بیج بونے کا مقام ہے نہ کہ کھانے پینے اور سورہنے کا۔

☆ شریعت دنیا و آخرت کی سعادتوں کی ضامن ہے۔

☆ اللہ والوں سے کرامت مت ڈھونڈو۔ بلکہ ان کے وجود جد ہی کو کرامت جانو۔

☆ کوئی جاہل ولی اللہ نہ ہوا ہے اور نہ ہوگا۔

☆ الہام کیا جاتا ہے نیکوں پر۔ اور بدبخت اس سے محروم رہتا ہے۔

☆ اللہ والوں کو تجارت اور خرید و فروخت ذکر الٰہی سے غافل نہیں کرتی۔

☆ جب تک کوئی شخص علم ظاہری میں پوری مہارت نہ رکھتا ہو اس وقت تک وہ صوفیہ کی باتوں کے اسرار سے مستفید نہیں ہوسکتا۔

☆ احوال شریعت کے تابع ہیں، شریعت احوال کے تابع نہیں۔

☆ عمل صالح کو تکبر اس طرح تباہ کر دیتا ہے۔ جس طرح لکڑی کو آگ کر دیتی ہے۔

☆ لوگ ریاضتوں اور مجاہدوں کی ہوس کرتے ہیں۔ لیکن آداب شریعت کی رعایت کے برابر کوئی ریاضت اور مجاہدہ نہیں۔

تعلیمات:

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں:

لوگ سمجھتے ہیں کہ ریاضت کے معنی بھوکا اور روزہ رکھنا ہے لیکن (حقیقت یہ ہے کہ) کھانے میں توسط اور توازن قائم رکھنا دوام روزہ سے زیادہ مفید ہے۔ جب لذیز کھانا سامنے رکھا ہوا ہو تو آدھی بھوک تک کھانا اور پھر کھانے سے ہاتھ کھینچ لینا بہت بڑی ریاضت ہے اور ان لوگوں کی ریاضتوں سے بدرجہا بہتر ہے۔ کیونکہ ان لوگوں نے تو کھانا دیکھا ہی نہیں اور کھانے سے باز رہے اور یہ لوگ تو اس میں سے کچھ چکھ کر باز رہے ہیں۔

(ملفوظ نمبر ۱۶ حضرات القدس)

اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا طریقہ:

وہ درویش جو شریعت حقہ میں قدم راسخ رکھتے ہیں۔ اور عالم حقیقت سے واقف ہیں۔ ان سے اعانت (مدد) طلب کرنی چاہیئے۔ تاکہ حق تعالیٰ کی عنایت ان کے طفیل اپنی طرف کھینچ لے ۔ کسی مخالف کی گنجائش نہ رہے اگر شریعت کی مخالف کا راستہ بال پھر بھی کھلا رہے تو خطرہ کا مقام ہے۔ مخالفت کے تمام راستوں کو بند کرنا چاہیئے۔ (ترجمہ۔ مکتوب نمبر ۸۷ دفتر اول حصہ دوم)

"اطاعت ہو نہ جب تک مصطفےٰ کی کبھی حاصل نہ ہو دولت صفا کی"

☆ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں:

☆ جو شخص بھی ہمارے طریقے (سلسلہ) میں داخل ہوا اور داخل ہوگا قیامت تک بالواسطہ یا بلاواسطہ مردوں میں سے یا عورتوں میں سے وہ سب میری نظر میں لائے گئے اور ان کا نام نسب مولد اور مسکن بھی مجھے بتایا گیا اگر چاہوں تو سب کو بیان کر سکتا ہوں۔ (مکاشفہ نمبر ۳۳)

☆ آپؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے کرم و عنایت خاص سے اور اپنی مہربانی و مرحمت خاص سے مجھے بشارت دی کہ ہم نے تمہاری دنیا کو بھی آخرت بنایا۔ (مکاشفہ ۳۲، حضرات القدس)

حضرت امام ربانی مجدد الفِ ثانیؒ فرماتے ہیں:

☆ جو کچھ ہم کو عطا فرمایا گیا ہے وہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے۔ اگر اس کرم کے لئے کوئی ذریعہ بنا ہے تو وہ صرف حضور اکرم ﷺ کی پیروی ہے جس پر ہمارے معاملے کا دارومدار ہے۔ چنانچہ جو کچھ ہم کو نہیں دیا گیا اس کی وجہ یہ ہے کہ حکم شریعت کی پیروی میں ہمارے اندر کوئی خامی رہ گئی ہو۔ (ملفوظ نمبر ۱۰ حضرات القدس)

حقیقت محمدی ﷺ کی صحیح تصور:

حقیقت محمدی ﷺ جو ظہو اول میں سب سے بڑی حقیقت ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے تمام حقائق۔ کیا انبیاء کرام علیہم السلام اور کیا ملائکہ عظام کے حقائق سب اس کے اظلال کے مانند ہیں اور وہ تمام حقائق کا اصل ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

"سب سے اوّل خدائے تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا کیا اور فرمایا ہے میں اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوا ہوں اور مومن میرے نور سے" پس یہی حقیقت باقی تمام حقائق اور حق تعالیٰ کے درمیان واسطہ ہے اور آنحضرت ﷺ کے واسطے کے بغیر کوئی مطلوب تک نہیں پہنچ سکتا۔ آپ تمام انبیاء اور مرسلین کے بھی نبی ہیں اور آپ ﷺ کا تشریف لانا جہاں کے لئے رحمت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء اولوالعزم باوجود اصالت کے آپ ﷺ کی اتباع طلب کرتے رہے اور آپ ﷺ کی امت میں داخل ہونے کی آرزو کرتے ہیں۔ (مکتوب نمبر ۲۲ دفتر سوم حصہ نہم صفحہ ۱۲)

نوٹ: حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مکتوبات شریف تین جلدوں میں ۳۱۳ مکتوبات پر مشتمل ہیں۔ اور مکتوبات شریف آج بھی طالبوں کی رہنمائی اور رہبری کر رہی ہے۔

ہزار سال ہیں درکار باغ دیں میں کہ جب ، تمہاری طرح کوئی بے مثال پھول کھلے
کسی صدی میں کسی دور میں نہیں کوئی ، جسے زمانہ تمہارا نظیر کہہ بھی سکے

★★★

توبہ وانابت وتقویٰ کی ترغیب

حضرت مجدد الف ثانیؒ قدس سرہ العزیز نے مکتوبات شریف کے ذریعہ جو تعلیم دامن عالم کی فرمائی ہے وہ صبح قیامت تک روشنی بن کر ہدایت کا راستہ دکھاتے رہیگی۔ مندرجہ ذیل توبہ، انابت و تقویٰ کی ترغیب کیلئے چند نمونے پیش کئے جارہے ہیں۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ گناہوں سے توبہ کرنا ہر شخص کے لئے واجب اور فرض عین ہے کوئی بشر اس سے مستغنی نہیں ہوسکتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (ترجمہ) اے مومنو! سب کے سب اللہ کی طرف توبہ کرو تاکہ تم کو نجات حاصل ہو۔ اور آگے فرماتا ہے (ترجمہ) اے ایمان والوں! اللہ تعالیٰ کی طرف خالص توبہ کرو۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری برائیوں کو دور کردے تمہیں جنتیوں میں داخل کرے جن میں نہرے بہتی ہیں۔ اور فرماتا ہے (ترجمہ) ظاہری اور باطنی گناہوں کو چھوڑ دو۔

۔۔۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک حدیث شریف میں فرمایا (ترجمہ) جو شخص گناہ کرکے نادم ہوا تو یہ ندامت اس کے گناہ کا کفارہ ہے۔ ایک حدیث شریف میں رسول خدا ﷺ نے فرمایا (ترجمہ) آج کل کرنے والے (توبہ میں تاخیر کرنے والے) ہلاک ہوگئے۔ لقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو نصیحت کے طور پر فرمایا اے بیٹا! توبہ میں کل تک تاخیر نہ کر، کیونکہ تیری موت ناگاہ آجائیگی۔

۔۔۔۔۔ عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں حرام کے ایک پیسہ کا پھیر دینا (لوٹا دینا) سو پیسوں کے صدقہ کردینے سے افضل ہے۔ بعض بزرگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ایک رتی چاندی کا پھیر دینا اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھ سو مقبول حجوں سے افضل ہے۔ (دعا عربی ترجمہ) یا اللہ ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ اگر تو نے ہم پر بخشش اور رحمت نہ کی تو ہم خسارہ والوں میں سے ہو جائیں گے۔ نبی کریم ﷺ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (ترجمہ) میرے بندے! جو کچھ میں نے تجھ پر فرض کیا ہے ادا کر، تو سب لوگوں میں سے زیادہ عابد ہو جائیگا۔ اور جن باتوں سے میں نے تجھ کو

منع کیا ہے ہٹ جا تو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو جائے گا۔ اور جو کچھ میں نے تجھے رزق دیا ہے اس پر قناعت کر تو سب سے زیادہ غنی ہو جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوہریرہؓ سے فرمایا (ترجمہ) تو پرہیزگار بن تمام لوگوں سے زیادہ عابد ہو جائے گا۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہمنشین پرہیزگار اور زاہد لوگ ہوں گے۔

...... بعض علمائے ربانی فرماتے ہیں کہ جب تک انسان ان دس چیزوں کو اپنے اوپر فرض نہ کرلے تب تک کاملِ ورع حاصل نہیں ہوتا۔

(۱) زبان کو غیبت سے بچائے (۲) بدظنی سے بچے (۳) مسخرہ پن یعنی ہنسی ٹھٹھے سے پرہیز کرے (۴) حرام سے آنکھ بند رکھے۔ (۵) سچ بولے (۶) ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ہی احسان جانے تاکہ اس کا نفس مغرور نہ ہو۔ (۷) اپنا مال راہِ حق میں خرچ کرے اور راہِ باطل میں خرچ کرنے سے بچے۔ (۸) اپنے نفس کیلئے بلندی اور بڑائی طلب نہ کرے۔ (۹) نمازوں کی محافظت کرے (۱۰) سنت الجماعت کے عقائد پر استقامت اختیار کرے۔

(دعا عربی ترجمہ) یا اللہ تو ہمارے لیے نور کو کامل کر اور ہم کو بخش دے۔ تو تمام باتوں پر قادر ہے۔

اے میرے مخدوم و مکرم! اگر تمام گناہوں سے توبہ میسر ہو جائے تو اور تمام محرمات اور مشتبہات سے ورع و تقویٰ حاصل ہو جائے تو بڑی اعلیٰ دولت اور نعمت ہے۔

(کتاب: حضرت مجدد الف ثانی تعلیمات صفحہ نمبر ۶۰۳ تا ۶۰۶) (مکتوب ۶۷، دفتر اول۔ مکتوب نمبر ۶۶ دفتر دوم)

حاملانِ سرِّ وحدت اَولیائے نقشبند
رازدارانِ حقیقت اَولیائے نقشبند
صاحبانِ اَوج وَ عظمت اَولیائے نقشبند
مرکزِ حسنِ عقیدت اَولیائے نقشبند

بزمِ نقشبندیہ عثمانیہ اورنگ آباد کی خدمتِ خلق

زیر سرپرستی

حضرت قبلہ الحاج محمد عثمانؒ صاحب نقشبندی مجددی احمد آبادی مدظلہ العالی

- مجدد الف ثانیؒ بک ڈپو
- عثمانی چیریٹیبل ٹرسٹ
- عثمانی دینی درسگاہ
- عثمانی کلینک
- عثمانی کمپیوٹر کلاسیس
- عثمانی انگلش اسپوکنگ کلاسیس

روبرو درگاہ حضرت پیر غیب صاحبؒ فاضل پورہ ایس ٹی کالونی اورنگ آباد مہاراشٹر

منجانب: ــــــ اراکین بزمِ نقشبندیہ عثمانیہ اورنگ آباد

الفا پرنٹرس چیلی پورہ اورنگ آباد • کتابت: ساجد